# اداریہ

قرآن کریم خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا زندہ و جاودان معجزہ ہے۔ قرآن کے اعجاز کا فلسفہ ،اس مقدس کتاب کی وحیانی حیثیت کا اثبات ہے جس کا لازمی نتیجہ بنی نوعِ بشر کا اس کتاب کے تمام مندرجات پر اعتماد، ایمان اور یقین ہے۔ قرآن کریم کے مندرجات پر اعتماد، یقینا اس کتاب سے زندگی کے ہر شعبے میں نورِ ہدایت پانے کا مقدمہ ہے۔ اگر مسلمان دانشور اعجاز قرآن کی چند تکراری جہات کے بیان کی بجائے لسانیات، ادبیات، تاریخ، سیاسیات، سماجیات، سائنس اور فلسفے جیسے شعبوں میں قرآنی اعجاز کی زندہ اور عصری جہات، مصادیق اور نمونے اہل دنیا کے سامنے پیش کر سکیں تو یقینا سلیم الفطرت انسانوں کی ایک بہت بڑی تعداد قرآن کی وحیانی حیثیت کو تسلیم کرتے ہوئے اہلِ اسلام کی صفوں میں شامل ہو جائے گی۔ بنابریں، اعجاز قرآن کی جہات پر کام، ایک مستقل پراجیکٹ ہے جس پر تفسیر کے دوش بدوش مسلسل کام جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔ بد قسمتی سے اس موضوع پر کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ تاہم اعجاز قرآن کے کلی عناوین کی تحقیق و ترویج اس کام کا ضروری مقدمہ ہے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر مجلّہ نور معرفت کے موجودہ شمارے کا پہلا مقالہ "اعجاز قرآن کی جہات" کے عنوان سے معنون ہے۔ یہ اشاعت، مقالات کے ایک ایسے سلسلے کا طرح مصرعہ ہے جس پر مختلف علوم کے مسلمان ماہرین اپنے فن سے مربوط قرآنی ہدایت و ارشاد کی معجزہ آسا مثالیں اور مصادیق کو تحقیقی انداز میں منظر عام پر لانے کے لئے قلم اٹھائیں گے۔

مجلّہ نور معرفت کے اس شمارے کا دوسرا مقالہ ایک اسلامی۔کلامی بحث کی کفالت کرتا ہے۔ اگر " عقیدۂ رجعت، قرآن، حدیث اور عقل کی روشنی میں " کے عنوان سے مزّین، یہ مقالہ اپنے دعویٰ کی اثبات میں کامیاب قرار دے دیا جائے تو اس کا IMPACT یہ ہے کہ یہ اُن قرآنی وعدوں کی صداقت کی دلیل بن جاتا ہے جو خداوند تعالیٰ نے اپنی لاریب کتاب میں اپنے خالص بندوں سے کر رکھے ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے اپنے خالص بندوں اور مخلص مومنین کے ساتھ اسی دنیا میں عزّت واقتدار اور غلبے کے جو وعدے فرمائے ہیں، صدر اسلام کے چند نمونوں کے سوا، ان وعدوں کے ایفاء کے واضح مصادیق تاریخ کے اوراق میں ناپید ہیں۔ بنابریں، بندگانِ صالح خدا کی رجعت، کسی اسلامی عقیدے کی نفی نہیں، بلکہ اسلامی عقائد کی تصدیق اور قرآنی وعدوں کی تکمیل کا مصداق ہے۔ لہٰذا اس موضوع کے اثبات میں لکھی جانے والی ہر تحقیقی تحریر سے مجلّہ نور معرفت کے اوراق کو مزیّن کرنا ہمارے لیے باعث افتخار اور ہمارے قارئین کے لئے ایمان میں اضافے کا موجب ہے۔

اس شمارے کا تیسرا اور چوتھا مقالہ بالترتیب "سیرت النبی ﷺ اور انسانی حقوق" اور " تشکیل معاشرہ کی اسلامی بنیادیں" کے عنوان سے مزیّن ہیں۔ عصرِ حاضر میں انسانی حقوق کے عنوان پر تحقیقی مقالات کی اشاعت کی ضرورت یہ ہے کہ یہ عصر، نفاق اور دورُوئی کا عصر ہے جس میں انسانی حقوق کے نام پر افرادِ بشر کا خون چوسا جا رہا ہے۔ المیہ یہ

ہے کہ انسانی حقوق کے دفاع کے نام پر بننے والی عالمی تنظیمیں، عالمی سطح پر انسانی حقوق کی پائمالی کی ایسی چالاکی سے پاسداری کر رہی ہیں کہ ایک عام انسان کے لئے ان کی مکاریوں سے پردہ گشائی ناممکن ہے۔ ایسے میں اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ اہل دنیا کو ایک ایسے انسانی معاشرہ کی تشکیل پر برانگیختہ کیا جائے جس میں آقا وغلام، رنگ ونسل اور جنس وجغرافیا کا امتیاز باقی نہ رہے اور ہر انسان کو اس کے انسانی حقوق مہیا ہوں۔ یقینا یہ معاشرہ اس وقت تشکیل پا سکتا ہے جب انسانی حقوق کی پاسداری، ایسی شخصیات اور تعلیمات کے ذمہ ہو جو آسمانی اور ملکوتی ہوں۔ ان مقالات کا مدعیٰ یہ ہے کہ سیرتُ النبی ﷺ اور اسلامی تعلیمات ایسے معاشرہ کی تشکیل بنیادیں فراہم کرتی ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ان مقالات کی اشاعت، ایسے سماج کی تشکیل کی فکری بنیادیں فراہم کرے گی جس میں کسی ایک فردِ بشر کی بھی حق تلفی نہ ہو۔

اس شمارے کا پانچواں مقالہ ایک مترقی انسانی سماج کی عالمی اساس یعنی عدل وانصاف کے قیام میں عدالتی نظام میں "دعویٰ (CLAIM) سے مربوط شرعی اور وضعی قوانین کا تقابلی جائزہ" پیش کرتا ہے۔ یہ مقالہ اس مقولہ میں مملکت خداادِ پاکستان میں وضعی قوانین میں احتمالی جھول کو برملا اور برطرف کرنے کی غرض وغایت سے لکھا گیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ جہاں اس مقالہ کی اشاعت، نظام عدل وانصاف کے قیام میں حائل علمی وفکری رکاوٹوں کو دور کرنے میں معاون ثابت ہو گی وہاں اس شمارے کے چھٹے مقالہ کی اشاعت بھی معاشرے میں جرم وجنایت کے ایک اہم باب کے سدّباب میں معاون رہے گی۔ دراصل، ہمارا عدالتی نظام جن مقدمات کو نمٹانے میں آج بہت پیچھے رہ چکا ہے، اُن میں متعدد مقدمات ایسے ہیں جن کا موجب جنسی فساد اور بے راہ روی ہے۔ جنسی بے راہ روی کا ایک عمدہ سبب، جنسی تمایلات کی سہل وآسان اور درعینِ حال شرعی وقانونی تسکین کی راہوں کا مسدود ہونا ہے۔ آج شادی بیاہ کی رسومات اور عمل کی بے شمار پیچیدگیوں نے اہل اسلام کو بھی سیکس کا مریض بنا دیا ہے اور آئے دن معصوم بچوں اور بچیوں کے جنسی استحصال کی ہولناک داستانیں رقم ہو رہی ہیں۔ ایسے میں اگر کہیں جنسی تمایلات کی آسان شرعی وقانونی راہیں کھولی جاسکتی ہوں تو اس موضوع پر نظر ثانی میں کیا حرج ہے؟ مجلّہ نور معرفت کے اس تازہ شمارے کا چھٹا مقالہ "موقّت شادی: صحیحین اور فریقین کی نظر میں" کے عنوان سے دراصل، اسی قصّۂ پارینہ کی بازخوانی ہے۔ اگر اہل فقاہت واجتہاد اس بازخوانی میں شریک ہو جائیں تو ہو سکتا ہے ہمارے عدالتی اور سماجی مسائل کے حلّ میں راہ گشائی کا سامان فراہم ہو سکے۔

مجلّہ نور معرفت کے انچاسویں شمارے کا ساتواں مقالہ اپنے ضمن میں "اسلامی تعلیم وتربیت کی روشیں" بیان کرنے کا عہدیدار ہے۔ اہلِ فن بخوبی جانتے ہیں کہ EDUCATION میں نت نئی روشوں کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ یقینا آج وہی تعلیمی نظام کامیاب ہیں جن کے پاس تعلیم وتربیت کی مضبوط اور مستحکم روشیں موجود ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اسلام ایک جامع نظامِ حیات ہونے کے ناطے تعلیم وتربیت کی روشیں پیش کرتا ہے یا نہیں؟ اس

مقالے کا ادّعا یہ ہے کہ اسلام میں تعلیم و تربیت کی متعدد اور متنوع روشیں موجود ہیں جو متعدد اور متنوع CONDITIONS میں قابل اجراء ہیں۔ ان روشوں کو اپنا کر تعلیم و تربیت کا کام انتہائی موثر طریقے سے انجام دیا جاسکتا ہے۔ یہ مقالہ جو کہ اہل فن کی ایک جماعت کی عرق ریزی کا ماحصل ہے، یقینا تعلیم و تربیت کے شعبہ سے مربوط ماہرین کے لئے انتہائی مفید ثابت ہو گا۔

" دہشت گردی، اسلام اور اردو افسانہ "کے عنوان پر مجلّہ نور معرفت کے اس شمارے کا آٹھواں مقالہ افسانوی ادبیات کے لب ولہجہ دنیا میں دہشت گردی کے واقعات کے پسِ پردہ عوامل کی تلاش کے باب میں ایک جاندار کاوش ہے۔ یہ مقالہ جہاں اردو ادبیات اور ادیب کے زندہ سماجی مسائل سے عدمِ تغافل کی ترجمانی کرتا ہے، وہاں عالمِ اسلام کے خلاف دشمنان اسلام کی ریشہ دوانیوں سے پردہ کشائی بھی کرتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اس مقالہ کی اشاعت مسلم ممالک کے عوام اور ارباب اقتدار کو ہوشیار باش کی نہیب سنانے کا کام انجام دے گا۔

RELIGIOUS DISCURSIVE PRACTICES IN THE ESL UNDERGRADUATE CLASSROOM کے عنوان سے اس شمارے کے آخری مقالے کا تعلق بھی EDUCATION سے ہے۔ دراصل، ہمارے تعلیمی نظام میں انگریزی نہ دوسری، بلکہ پہلی تدریسی زبان بنتی جارہی ہے۔ زبان بذات خود آئیڈیالوجی سے یوں جڑی ہوئی ہے کہ ان میں تفکیک ناممکن ہے۔ اردو کلاسز کی طرح ESL کلاس رومز کے شرکاء بھی مختلف دینی، ثقافتی، سیاسی اور لسانی طبقات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس تناظر میں ESL کلاس رومز میں تدریس کے دوران اساتذہ کی طرف سے نظریاتی گفتمان جن IMPACTS کی حامل ہے ان کو مدّنظر رکھے بغیر نہ طلباء کو ثقافتی، نظریاتی اور مذہبی الجھنوں سے بچایا جاسکتا ہے اور نہ ہی بہترین تعلیمی نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ اس پس منظر میں یہ مقالہ جس میں اسلام آباد کی ان تمام جامعات کو بطور سروے سائیٹ منتخب کیا گیا ہے جہاں انڈر گریجویٹ سطح پر انگریزی کا چار سالہ نصاب پڑھایا جاتا ہے، اس پیغام کا حامل ہے کہ اکثر ESL کلاس رومز میں اساتذہ کی طرف سے دینی اور مسلکی آئیڈیالوجی کی ترویج جاری رہتی ہے جو کہ مقالے کے مطابق بہترین تعلیمی نتائج کے حصول کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ لہٰذا تعلیم کے مقتدر اداروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس سلسلے میں اساتذہ کو مناسب ہدایات اور رہنمائی فراہم کریں۔

ہمیں امید ہے کہ ان متنوع مقالات کی اشاعت، مجلّہ نور معرفت کے زیر نظر شمارے کو قارئین کے لئے انتہائی مفید شمارے کے طور پر پیش کرے گی۔ ان شاء اللہ!

* * * * *